Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لوث ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۲ شعبان ۱۴۰۱ھ | ۲۵ احسان ۱۳۶۰ ہش | ۲۵ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۴۴

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم جواہر الکلام

دنیا کی طرح روحانی نظام میں بھی آزمائش کا سلسلہ موجود ہے

قبل از وقت ابتلاء ضرور آتے ہیں تاکہ کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو

ارشاد باری تعالیٰ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ ۲۱۵)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان لانے والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئیگی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو عبدالرحمٰن ابن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میری نظروں کے سامنے یہ نظارہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کو آپ کی قوم نے مارا انہوں نے اسے لہولہان کر دیا۔ وہ نبی اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور دعا کرتے تھے۔ اے اللہ میری قوم کو بخش دے۔ یہ جانتے نہیں۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"یہ بیہودہ باتیں نہیں ہیں ..... یہی قانون چلا آیا ہے۔ قبل از وقت ابتلاء ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو۔ اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن سچ نمودار ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں۔ کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں کامرانی اور فائز المرامی سے نوازے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے آمین

—• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت دانت میں درد اور سوزش کی وجہ سے ناساز ہے۔ اس کے علاوہ کمزوری لاحق ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت یابی عطا کرے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے ۳۰، ۳۱ اکتوبر/اخاء اور یکم نبوت/نومبر ۱۳۶۰ ہش/۱۹۸۱ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری کریں۔ اور کوشش یہی ہو کہ

۱۔ تمام مجالس انصار اللہ کی سالانہ اجتماع میں سو فیصد نمائندگی ہو

۲۔ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریک اجتماع ہوں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء و صدر صاحبان سے تاکیدی گزارش

از راہ کرم لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔ جملہ رقوم ۳۰ جون کی دوپہر تک مرکز میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ / شعبان ۱۴۰۱ھ

۲۵ / احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونا ضروری

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو (جسے اُس نے روئے زمین پر تا قیامت رونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کامل ترین شریعت کے طور پر نازل کیا ہے) نہایت روشن نور قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝ (النساء آیت: ۱۷۵)

ترجمہ:۔ اے لوگو! تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (نہایت) روشن نور اتارا ہے۔

نور کی یہ خاصیت ہے کہ وہ تاریکی کو باقی نہیں رہنے دیتا اور جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہوں انہیں اُس تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید ایک نہایت ہی روشن نور ہے اس لئے اس میں بھی یہ خاصیت بدرجۂ اتم موجود ہے کہ گمراہی کی تاریکی کو دُور کر کے رکھ دیتا ہے اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اُن اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی اس خاصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ (الحدید آیت: ۱۰)

ترجمہ:۔ وہی (یعنی خدا ہی) ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں اتارتا ہے تاکہ (ان آیات کے ذریعہ) انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور اللہ یقیناً تم پر بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لیکن قرآن مجید کی اس عظمت اور عظیم الشان برکت سے مستفیض ہونے کے لئے صرف اتنا کافی نہیں کہ انسان اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان لے آئے اور صرف عام مسلمان کہلائے بلکہ ضروری ہے کہ اس کی پوری اتباع کرے اور اس کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کو قرآن کے سانچے میں ڈھالے اور اس طرح یکسر ایک نیا انسان بن جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اتباع قرآن کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (الانعام آیت: ۱۵۶)

ترجمہ:۔ اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے (اور یہ بہت) برکت والی ہے۔ پس اس کی (پوری پوری) پیروی کرو اور (اس پر عمل پیرا ہو کر) تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے اُس سے منور ہونے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کیلئے اس کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہونا اور اس طرح اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ محض زبانی ایمان لانے اور مسلمان کہلانے سے ہی وہ خدا تعالیٰ کے رحم کا مستحق بن جائے گا تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے۔ خدا تعالیٰ تو انہیں ہی اپنے فضل و رحم کا مورد بنائے گا جو قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہو کر اپنی ہستی پر انقلاب وارد کریں گے۔ وہ بھلا انہیں کیوں فضل و رحم کا مستحق گردانے جو زبانی طور پر تو قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتے ہوں لیکن اعمالاً ان کے اس کے احکام و ہدایات کے سراسر برخلاف چلیں۔ وہ تو انہیں مورد عذاب ہی بنائے گا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۝ (السجدہ آیت: ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جس کو اُس کے ربّ کی آیات یاد دلائی جائیں (کہ وہ ان پر عمل پیرا ہو) پھر بھی وہ ان سے اعراض کرے اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے۔ ہم یقیناً مجرموں سے انتقام لیں گے۔

بہرحال قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جو ایمان لانے اور ایمان رکھنے کے باوجود عمل نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قابل مواخذہ ہیں۔ قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہونے کی [illegible] میں کہ سیدنا حضرت اقدس [illegible] قرآن مجید کی لازوال و بے مثل تعلیم کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کی اہمیت پر بہت زور دیا اور بار بار یہ تلقین فرمائی کہ اگر نجات چاہتے ہو تو قرآن مجید کا جوا اپنی گردنوں پر رکھو اور اس کے کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے کی جرأت نہ کرو۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائیگا۔ ..... عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے پیچھے چلو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۸)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا

سیدنا حضرت اقدس کا پُرمعارف کلام

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو کہ ظلمت میں تھا وہ سب اس میں نہیاں نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بینا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۷ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرا احسان! اے عاشقِ قرآن!

مکرم نذیر احمد صاحب خادم
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر

بانیٔ سلسلہ عالمیہ احمدیہ سیدنا و امامنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی ہمارے محبوب روحانی پیشوا و راہنما ہیں۔ وہ ہمارے منعم محسن ہیں۔ اس لئے آپ نے ہمارے دلوں میں خالقِ حقیقی کی معرفت اور محبت بھر دی، ہمیں زندہ خدا کا لاثانی جلوہ دکھایا۔ زندہ خدا کی زندہ تجلیات اور نشانات دکھائے۔ رب العزت کی صفات کاملہ کا لافانی تصور عطا کیا کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات سدا دائمی اور ابدی ہیں اس کی کوئی صفت معطل اور بیکار نہیں ہو نہ ہو سکتی ہے۔

وہ قادر ہے وہ جس طرح پہلے سمیع و بصیر اور مجیب الدعوات تھا آج بھی اسی طرح سمیع بھی ہے بصیر بھی اور مجیب الدعوات بھی اور حاجت روا و مشکل کشا بھی ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے ملتا ہے جس کو وہ تڑپائے پیار

پس جس پیارے وجود نے ہمیں ہستی باری تعالیٰ اور اس کی ذات و صفات کا حقیقی عرفان بخشا اور ہمیں زندہ خدا کی زندہ تجلیات و نشانات دکھا دیئے اور اس بزرگ و برتر خدا سے ہمارا ذاتی تعلق قائم کر دیا اور اس کی توحید خالص کا حسین نقش ہمارے دلوں میں بٹھا دیا اس پیارے وجود پر ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ کیوں قربان نہ ہو۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑھ کر انسانیت کے محسنِ اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق سے ہمارے دلوں کو سرشار کر دیا۔ ہمیں زندہ رسولؐ کا زندۂ جاوید اور لاثانی تخیل دیا۔ کہ پورے سلسلہ انبیاء میں سے کامل برکتوں کا حامل اور حقیقی طور پر زندہ نبی جو اپنی بے مثال قوتِ قدسیہ اور زندہ کتاب قرآن مجید اور زندہ معجزات اور نشانات کے ذریعہ ہمیشہ کی زندگی رکھتا ہے اور جس پاک اور بعد از خدا بزرگ نبیؐ کا سلسلہ اور فیضان کا چشمہ تا قیامت جاری ہے وہ نبی ہے نبیوں کے سردار رسولوں کے تاج، خیر المرسلین، رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا ہم مرتبہ نہ کوئی نبی ہوا ہے نہ ہوگا۔

ہمیں حضرت اقدس نے یہ بنیادی حقیقت ذہن نشین کروائی کہ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہاں حضرت اقدس نے ہمیں اس عظیم صداقت پر قائم فرمایا کہ ؎

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

"ہر دو جہان میں کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی شان و شوکت اور عظمت رکھتا ہو"

اور آپ نے ہمیں ہی نہیں پوری دنیا کو یہ بتا دیا اور سمجھا دیا کہ اب ہر فیض اور فضل ہر خیر اور برکت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دامن سے وابستہ ہو کر ہی مل سکتی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و متابعت کے بغیر جو شخص خدا کی طرف سے کسی بھلائی اور فضیلت کے حصول کا دعویٰ کرتا ہے

"وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔" ؎

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

پس قادیان کی بستی میں پیدا ہونے والے اس عاشق رسولؐ کا دامن ہم نے مضبوطی سے تھامنا ہے جس نے ہمارے دلوں میں فخر موجودات اور سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت و شان برتر از وہم و گمان کے چراغ روشن کر دیئے اور زندہ اور کامل دین۔ دینِ اسلام، دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و اشاعت اور اس کی آفاق گیر تبلیغ و ترویج کا ایسا جنون بخشا ہے کہ ہم اپنے اوقات کی اور اپنے جذبات کی قربانیاں دے کر اور اپنے اموال و نفوس لٹا کر، اپنی ہر عزت اور اعزاز و وقار کو قربان کر کے اور اپنی جانوں کے صدقے اتار کر دنیا کے ہر براعظم اور ہر ملک میں پرچم اسلام اور لوائے خیر الانام کو سربلند کئے ہوئے ہیں اور اپنے پیارے محسن حضرت اقدس کے اس نعرہ مستانہ کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں کہ ؎

جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفیٰ
ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ احسان کیا کم ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کامل ترین آخری اور ابدی شریعت

قرآن مجید

کی حقیقی شان اور عظمت ہمارے دلوں میں قائم فرمائی آپ ہی نے بتایا کہ قرآن مجید واحد زندہ اور زندگی بخش کتاب ہے جس میں نہ کوئی اختلاف ہے نہ کمی نہ کمزوری۔ یہ کتاب رحمان، اٹل اور ناقابل تبدیل و ناقابل تغیر تعلیمات اور صداقتوں کا جامع ہے اس کتاب آسمانی اور دائمی صحیفۂ روحانی کی کوئی ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ نہ ناسخ۔ کوئی ایک لفظ کوئی ایک نقطہ یا شوشہ بھی نہ ناسخ ہے نہ منسوخ کیونکہ یہ

لَا رَیْبَ فِیْہِ

اور فِیْہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

کی ربانی ضمانت کی حامل کتاب اللہ اور کلام اللہ ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہی یہ تابناک نظریہ پیش فرمایا اور اسے محکم دلائل سے پایۂ ثبوت تک پہنچایا کہ قرآن کریم اپنے ہر دعویٰ کی دلیل بھی خود ہی پیش فرماتا ہے۔ اپنے کسی دعویٰ کے ثبوت کے لئے کسی دوسرے کی وکالت کا محتاج نہیں چنانچہ اس انقلاب آفرین نظریہ کی صحت آپ کی نوے کے قریب کتب کے ہر ہر صفحہ سے ثابت ہو کر مخالفین و معترضین قرآن پر اتمام حجت کرتی ہے۔

آپ نے اور آپ کے جانشینوں نے قرآن کریم کا جو حسن ہم پر آشکار فرمایا ہے اس کی یہ منفرد خصوصیت ہے کہ اس سے

- قرآن کریم میں کوئی تضاد و اختلاف نظر نہیں آتا بلکہ ہر آیت دوسری آیت کی تائید و مفسر ثابت ہوتی ہے ناسخ و منسوخ کے تصور سے مبرا ہے قرآن کا یہ حسن و جمال
- قرآن کریم کا حسن و جمال اس شان سے ظاہر ہوتا ہے اور قرآن کے کسی ایک حرف پر بھی کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔
- کوئی بات اللہ تعالیٰ کی کسی صفت اور شان کے منافی نہیں بلکہ خدائے بزرگ و برتر کی ذات و صفات کا حقیقی عرفان حاصل ہو کر اس کی محبت و عشق سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام و مرسلین علیہم السلام کی عصمت کے منافی کوئی امر نہیں اس میں
- خدا کے مقدس فرشتوں کے مقدس مقام و شان کے خلاف کوئی بات بھی اس میں نہیں
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ اور عظیم خلق کا اظہار ہوتا ہے اس سے اور دل آپؐ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ)
- مستشرقین کے تمام اعتراضات کا تسلی بخش اور مسکت جواب اس میں پایا جاتا ہے۔

پس وہ وجود جس نے ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ۔ اس کے مقدس رسولؐ، دینِ حق اسلام اور زندہ و کامل کتاب قرآن مجید و فرقان حمید کی محبت و معرفت۔ نور اور عظمت و عزت اور جلالت شان کو ہمارے دلوں میں راسخ کر دیا اور اور ہمیں دینِ محمدیؐ کا دلدادہ و شیدا بنا دیا ہم اس محسن وجود باجود کے پیروکار ہیں اور اس محسن کی محبت و مقبولیت ہمارے دلوں سے کبھی نہیں نکل سکتی۔ اور ہم اس راہ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور اس راہ میں ہر کوشش اور کاوش روا رکھیں گے۔

اس پیارے کے دامن سے وابستہ رہیں گے جس سے ہمیں خدا سے ملایا خدا کا چہرہ دکھلایا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و معرفت کے جام ہمیں پلائے دین اسلام کی خدمت و اشاعت کی کبھی نہ مٹنے والی لگن ہمیں لگا دی۔ قرآن پاک کے معارف اور زندہ برکات سے ہماری جھولیاں بھر دیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حقیقت ہم پر کھول دی ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمارا سارا بھروسہ اور توکل اپنے رب پر ہے۔

ھُوَ مَوْلٰنَا وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے

(درثمین)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان)

انسان دنیا میں اس لیئے آیا ہے کہ وہ اپنے ربّ محسن کی معرفت حاصل کرے اس سے محبت کرے اور اُسی کا ہو جائے اسی بات کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

یعنی مومن اللہ تعالےٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں

اور یہی ان کی علامت ہے - سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محبت تو خدا تعالےٰ کے لئے خاص ہے اگر کسی اور کے لئے ہوتی تو میں ابوبکر سے محبت کرتا

باقی مخلوقات کے لئے تو اخوت اور برادری ہے پس اللہ تعالیٰ بھی انسان سے یہی چاہتا ہے کہ وہ اس سے خالص محبت کرے اور اسی کا ہو جائے وہ غیر مشروط اطاعت اور محبت چاہتا ہے وہ اپنی محبت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس کی غیرت شرکت کو گوارہ نہیں کرتی - جس دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی محبت ہو وہ قبولیت کے لائق نہیں ہوتا اور یہی شرک ہے - پس بندہ اس کی ذات میں صفات میں اور محبت میں کسی کو شریک نہ کرے کیونکہ خدا سے بڑھ کر انسان کی محبت کا دوسرا کوئی حقدار نہیں پھر یہ بھی ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے فطری تعلق ہے بچہ ماں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے - انسان کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے اس لئے فطرتاً محبت کرتا ہے - اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے بھی انسان کے خمیر میں اپنی محبت پوشیدہ رکھی ہے اور وہ اسی جذبہ کے ماتحت حُسنِ ازل کی تلاش میں رہتا ہے پس خدا کو یاد کرنے اور اس کا ذکر کرنے سے اس ذاتِ کریم سے محبت ہو جاتی ہے ...

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ " ہر وقت اپنی زبانوں کو خدا کی یاد سے تر رکھو کیونکہ ذکر سے محبت اور محبت سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جب اطاعت محبت کے جذبہ سے ہو تو اس میں ایک لذت آتی ہے اور یہی جنت ہے " اسی لیئے فرمایا کہ مومن کے لئے دو جنتیں ہیں ایک دنیا کی جنت جو محبت اور اطاعت کی ہے اور دوسری آخرت کی جنت جو دیدِ دوست کی ہے ... لیکن انسان عبث دُنیا کی چیزوں میں راحت دیکھتا ہے - دنیا کی چیزیں جو سچی خوشحالی نہیں دے سکتیں - حقیقی مسرت تو محبوب کی ملاقات میں ہے اور اس کے سوا سب ہیچ ہے کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ

"یکدم باخدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی"

یاد رکھو کہ محبت کا تعلق تو دل سے ہے اور جس دل میں اس کا سودا ہو وہی اسے پسند ہے - اس کے سامنے ظاہر کچھ چیز نہیں - اُس کی نگاہ دل پر ہے - وہ باطن کو دیکھتا ہے اور اسی کے مطابق اس کا سلوک ہوتا ہے اسی لئے فرمایا

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

(حجرات)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور اس کی محبت میں سرشار ہے وہی اس کا مقرب ہے اور اسی کی قدر ہے -

پس من کی دنیا کو اس کی محبت اور یاد سے آباد کرو اور ماسوا سے کٹ جاؤ کہ یہی صراطِ مستقیم ہے

اگر غور کیا جائے تو محبت کے دو بڑے محرکات ہیں ایک حسن اور دوسرا احسان حُسن انسان کو بالطبع مرغوب ہے یہ ممکن نہیں کہ حُسن ہو اور وہ اپنا اثر نہ کرے حُسن خواہ انسانوں میں ہو یا مناظرِ قدرت میں اپنا اثر ضرور دکھائیگا - دنیا میں ہر طرف حسن کے جلوے ہیں سبزہ زار - آب رواں - پہاڑ - چرند پرند - حیوانات سب میں حُسن ہے پھر عالم کی جملہ اشیاء کا حُسن خود بخود نہیں خالق کائنات کا پیدا کردہ ہے ان اشیاء نے اُسی ذات سے حُسن مستعار لیا ہے ان کا حُسن اس کے حسن کا پرتو ہے - حضرت اقدس نے کیا خوب فرمایا ہے - ؎

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
تو نے خود روحوں پہ چھڑکا ہاتھ سے اپنے نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس ذات نے یہ حسن پیدا کیا وہ خود کتنی حسین ہو گی دوسروں کو حُسن بخشنے والا بھلا کیا خود حسین نہ ہوگا کیا کوئی فقیر بھی کسی کو غنی کر سکتا ہے اگر دنیا کی حسین و جمیل اشیاء کا حُسن ہم کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ حُسنِ ازل بندوں کو اپنی طرف نہ کھینچے - کھینچتا ہے اور ضرور کھینچتا ہے اگر وہ بے نقاب ہو کر اپنی جھلک دکھلا دے تو تمام مخلوق اس کے حُسن کی تاب نہ لا کر غش کھا کر گر پڑے - اس دنیا میں وہ ہم کو اس وجہ سے نظر نہیں آتا کہ وہ لطیف ہے اور ہم کثیف - عالمِ آخرت میں جب رُوح کو لطیف جسم ملے گا تو ہم اس کے جلوے سے مشرف ہوں گے تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ

ایک عورت حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس آئی اور کہا کہ اے شیخ میری مدد فرما - فرمایا کیسی مدد - کہا کہ میرا خاوند دوسری عورت سے بیاہ کرنا چاہتا ہے اسے روک کر یہ اس کے لئے مناسب نہیں - فرمایا مائی خدا نے مرد کو جب چار عورتوں کی اجازت دے رکھی ہے تو میں اسے کس طرح منع کر سکتا ہوں کہنے لگی کہ وہ بدصورت ہے اس میں کوئی اور خوبی بھی نہیں بھلا اس سے شادی کر کے وہ کیا لے گا - فرمایا مائی میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ شریعت نے اسے اجازت دے رکھی ہے - وہ مختار ہے میں کیا کر سکتا ہوں - کہنے لگی اے جنید اگر شریعت کی روکاوٹ نہ ہوتی تو میں بے نقاب ہو کر آپ کو دکھا سکتی کہ میں کتنی حسین ہوں کیا وہ اس قدر حسین بیوی رکھتے ہوئے دوسری بیوی سے پیار کر سکتا ہے یہ بات سُن کر جنیدؒ تڑپ گئے اور ان پر رقت طاری ہو گئی ذرا سنبھلے تو مرید دل سے کہا یہ عورت ٹھیک کہتی ہے - خدا تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ اگر دنیا کی مخلوق مجھے بے پردہ دیکھ سکتی تو وہ کسی اور سے کیسے محبت کر سکتی

پس جہاں حُسن ہے وہاں عشق ہے

نیز یہ کہ حق تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل نہیں کیونکہ وہ حسن کا سرچشمہ ہے

دوسری چیز محبت کی احسان ہے - اگر آپ پر کوئی شخص احسان کرے تو آپ کے دل میں بھی اس کی محبت پیدا ہو گی - کیونکہ انسان بندۂ احسان ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم خدا سے اس لئے محبت کرو کہ وہ تمہیں ہر صبح اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے (ترمذی) اور یہ سچ ہے کہ اس کی عطا اور بخشش کی کوئی کمی نہیں - اصل معطی وہی ہے - انسان کے پاس جس قدر نعمتیں ہیں وہ اس کی عطا کردہ ہیں - صحت ہو مال ہو - اولاد ہو - علم و فضل ہو غرض ہر چیز جو انسان کو اس دنیا میں ملی ہے یا مل رہی ہے اس کی عطا کردہ ہے - غرض اس کا ذرہ ذرہ اس کی نعمتوں اور احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے - لیکن یاد رکھو کہ صرف مادی نعمتیں ہی اس کی نعمتیں نہیں شکستگی حُزن - رنج و الم بھی اس کی نعمتیں ہیں جو انسان کو اس کے در پر لے جاتی ہیں اور اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں رومی نے سچ کہا ہے

در حقیقت ہر عدو داروئے تست
کیمیا و نافع و دلجوئے تست
کز و اندر گریزی در خلا
استغاثت جوئی از فضلِ خدا

اور یہ حقیقت ہے کہ انسان اپنے اعمال کے زور سے اس کی رضا حاصل نہیں کر سکتا اور نہ جنت کا حقدار بن سکتا ہے - اس کا نفس اسے بدیوں کی طرف مائل کرتا رہتا ہے اس کی حرص دنیاوی خواہشات کی طرف لگاتی رہتی ہے اس وجہ سے وہ خدا سے دور ہوتا جاتا ہے کیونکہ ہر گناہ خدا اور بندے کے درمیان حجاب ہے - دوری ہے لیکن اسکی رحمت بندے کی دستگیری کرتی ہے اور اسے کسی چھوٹے ابتلاء میں ڈال کر اس کے نفس کا تزکیہ کرا دیتی ہے جس سے وہ اس کی رضا کی جنت کا حقدار بن جاتا ہے اور یہی رحمت اس کی بے پناہ محبت کی علامت ہے - پس کتنی عظیم اور احسان کرنیوالی وہ ذات ہے جس کا انسان اندازہ ہی نہیں کر سکتا نہ حقِ شکر ادا کر سکتا ہے کیا وہ ذات اس بات کی حقدار نہیں کہ اس سے شدید محبت کی جائے وہ قدردان ہے شکور رحیم ہے وہ بڑھ چڑھ کر بدلہ دینے والا ہے وہ بندہ نواز ہے اور نوازنا اس کا کام ہے اس کی رحمت بے حساب ہے اور اس کے انعامات کی کوئی حد نہیں وہ بندے کی محبت اور اخلاص کو دیکھ کر اس کی تمام لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے اور بتا کر شرمندہ بھی نہیں کرتا وہ اتنا کریم ہے کہ پچھلے سیئات کو حسنات میں بدل دیتا ہے اور ان کو نیکیاں شمار کر لیتا ہے بتاؤ ایسے کریم سے منہ موڑنا - اسکو بھول جانا کہاں کی دانشمندی ہے پس اسی سے محبت کرو کہ اسکے بغیر سب کچھ بیکار ہے حضرت اقدس نے سچ کہا ہے ؎ دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم نائب صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ سوئٹزرلینڈ

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ - ناظم اعلیٰ انصار اللہ سوئٹزرلینڈ)

محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ۱۴ رمئی کو قریباً ۲ بجے سہ پہر فرینکفرٹ سے بذریعہ ریل گاڑی زیورک میں وارد ہوئے۔ سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے مکرم مولوی نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج جو انصار اللہ کے دستور اساسی کی رو سے نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ بھی ہیں سوئٹزرلینڈ کی انصار اللہ کے نمائندوں کے ہمراہ استقبال کیلئے موجود تھے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف انصار اللہ کی صفِ دوم میں ہونے کے باوجود خدماتِ سلسلہ کا ایک لمبا شاندار ریکارڈ رکھتے ہیں اور صدر محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے غالباً اسی لئے انہیں یہ خدمت تفویض فرمائی کہ دنیا کا دورہ کریں اور انصار اللہ کی بیرونی شاخوں کا معائنہ و راہنمائی فرماتے ہوئے ان کے کام کو تیز کریں ہم میں سے اکثر کا ان سے ذاتی تعارف برائے نام تھا اس لئے خوش تھے کہ کامیاب و کامران خادمِ دین واقفِ زندگی کو کچھ دن قریب سے دیکھ سکیں اور ان کی صحبت اور راہنمائی سے مستفید ہو سکیں ان کی آمد ہم سب کے لئے از حد مسرت کا موجب تھی اس لئے طبعاً انہیں دلی خوش آمدید پیش کی گئی۔ ربوہ بلکہ پاکستان سے آنے والے سے پہلا سوال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز کی خیریت کے بارہ میں ہوتا ہے وہ تو ہمارے لئے حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام بھی لائے تھے فجزاھم اللہ۔

محترم چوہدری صاحب کے پروگرام میں یہاں پر قیام بہت مختصر تھا۔ ۱۷ رمئی کو آپ نے صبح ہی ہیگ کو روانہ ہو جانا تھا اس لئے ان کے آتے ہی انہیں مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کے پس منظر سے آگاہ کرنے کے لئے اہم کاغذات کی ایک فائل پیش کر دی گئی تا شام کی تقریب سے قبل ملاحظہ فرمالیں - اس یعنی ۱۴ رمئی کی شام کو خاکسار کے غریب خانہ پر عشائیہ کی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں انصار اللہ کے ملکی مجلس عاملہ کے اراکین مدعو تھے۔ کھانا کے بعد محترم ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق صاحب خلیل کی تلاوت قرآن کریم سے عاملہ کے اجلاس کا آغاز ہوا۔ حسب معمول خاکسار نے جرمن زبان میں سب رفقاء کے ساتھ انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد ہم اردو خوانوں نے محترم نائب صدر صاحب کے ساتھ اصل اردو میں اسے دہرایا۔ خاکسار نے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں اس ملک میں انصار اللہ کے قیام سے اب تک ہماری مجلس کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ بھی عرض کی گئی اور اپنی مشکلات ان کے سامنے رکھی گئیں۔ محترم چوہدری صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا

"اس وقت سوئٹزرلینڈ میں مستعد انصار کی تعداد بے شک تھوڑی ہے لیکن ابتداء میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ صرف چند اراکین سے قادیان میں شروع ہوئی تھی یہ ضروری ہے کہ مجلس کمی تعداد کے باوجود قائم ہو اور کام کر رہی ہو تا جوں جوں جماعت بڑھے اس تنظیم کا تعارف ہو اور نئے اراکین اس میں شامل ہوتے جائیں۔

معتمدین کی ماہانہ رپورٹ کو آپ نے بڑا ضروری قرار دیا رپورٹ میں کوتاہی نہ ہو اگر کوئی کام کسی کے شعبہ میں نہیں ہوا تو رپورٹ میں لکھ دیا جائے کہ کوئی کام نہیں ہوا۔

خاکسار نے عرض کیا تھا کہ چونکہ جماعت چھوٹی ہے اور حلقہ محدود ہے اس لئے انصار کی دینی کاموں میں شرکت جماعتی کاموں کی ذیل میں آجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ رپورٹ میں یہ تحریر کیا جا سکتا ہے کہ یہ کام ہوئے جن میں انصار اللہ شریک ہوئے۔ محترم چوہدری صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سوئٹزرلینڈ میں پریس کانفرنسوں کی ریکارڈ کی ہوئی ٹیپس مرکز کو مہیا کرنے کا فرمایا ہمارے معتمد اشاعت محترم شیخ ناصر احمد صاحب نے اس ذمہ داری کو بخوشی قبول کر لیا محترم مولوی نسیم مہدی صاحب کے سپرد کیا گیا کہ وہ مرکز کو اہم تقاریب کے ڈیاز (DIAS) بھجوائیں

اس سے اگلے دن ۱۵ رمئی کو مسجد محمود میں محترم چوہدری صاحب کے اعزاز میں مجلس استقبالیہ کا اہتمام محترم مولوی نسیم مہدی صاحب نے فرمایا جس میں انصار اللہ کے علاوہ باقی احمدی بھی مدعو تھے۔ عشائیہ کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کا اجلاس رکھا گیا تھا۔ خاکسار نے محترم مولوی نسیم مہدی صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محترم چوہدری صاحب نے تقریر فرمائی آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام جماعت کو پہنچایا پھر جماعت میں مختلف ذیلی تنظیموں کا ذکر فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک خوبی کو پیش فرمایا صحابہؓ کا طریق تھا کہ وہ فرماتے

"اجلس بنا نؤمن ساعۃ"

یعنی آئیے مل بیٹھیں اور ایک گھڑی اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ انصار اللہ کے قیام کا ایک مقصد ہم عمر مومنین کا آپس میں مل بیٹھنا اور اس طرح اپنے ایمان کو صیقل کرنا ہے انسان ایک حالت میں نہیں ہوتا جس طرح ہر کام کیلئے کوشش کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح ایمان کی تقویت کے لئے بھی سعی مسلسل اور قربانی کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ کے قیام کا بڑا مقصد پیغام حق کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے ۱۹۴۵ء میں فرمایا تھا کہ انصار مجلس کے کام کے لئے ہر روز آدھ گھنٹہ دیدیا کریں اگر روزانہ آدھ گھنٹہ دینا مشکل ہو تو ہفتہ میں تین چار گھنٹے اکٹھے دے دیا کریں پس اراکین انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے اجلاس کیلئے وقت دیں اور تبلیغ کے لئے وقت صرف کریں پھر کوئی کام پیسے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ انصار اللہ کو بھی رقم کی ضرورت ہے پس انصار اللہ اپنی آمد کا ایک فیصدی عاملانہ چندہ ادا کریں چار فرانک سالانہ چندہ اشاعت دیں۔ ہماری جماعت احمدیہ کی ابتداء سیدنا حضرت اقدس سے ہوئی اور اب ہم تقریباً دس ملین ہیں آپکی حیثیت اس ملک میں مزرعہ احمدیت کے پہلے آبادکاروں کی ہے۔ آپ جہاں احمدیت کا پیغام پہنچائیں وہاں کامیابی کیلئے دعائیں کریں اور مالی خدمت بھی بجا لائیں۔ انصار اللہ کے اجتماعی کاموں کے علاوہ انصار کی انفرادی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کرتے رہیں کہ ایمان اور عمل کے لحاظ سے وہ آگے بڑھ رہے ہیں یا نہیں چاہیئے کہ ہمیشہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں نماز پابندی سے ادا کریں، تلاوت قرآن کریم میں ناغہ نہ ہو، اخلاق حسنہ کو ترقی دیں۔ ۱۶ رمئی کو حسب پروگرام محترم مولوی نسیم مہدی صاحب، اپنی کار میں محترم چوہدری صاحب۔ شیخ ناصر احمد صاحب معتمد اشاعت و مال اور خاکسار کو جنیوا لے گئے جہاں محترم شیخ سعادت احمد پراچہ صاحب کے ہاں تین بجے سہ پہر انصار اللہ کا اجلاس رکھا گیا تھا۔ محترم مرزا خلیل احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ شہر کی گلیوں میں الجھنے سے ہمیں بچانے کے لئے ایئرپورٹ کے پاس اپنی کار میں پائلٹ کی خدمت بجا لانے کے منتظر تھے وہ ہمیں پراچہ صاحب کے ہاں لے آئے۔ جلد ہی احباب جمع ہو گئے اور میزبان کی پرتکلف چائے کیساتھ کاروائی مقصودہ شروع ہوئی۔ اس بین الاقوامی شہر میں زیورک میں سے انصار اللہ کے قیام کے وقت انصار اللہ کی عمر کے ایک ہی دوست تھے اب ہمارے سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر احمد قیونو اور خود پراچہ صاحب خدام الاحمدیہ کی حد کو پار کر گئے ہیں اور کچھ مخلصین کی جنیوا میں تقرری سے جماعت میں اضافہ ہو گیا تو زعیم انصار اللہ جنیوا کا انتخاب کروایا گیا۔ محترم پراچہ صاحب منتخب ہوئے محترم نائب صدر صاحب نے بامید منظوری ان کے سپرد زعیم کا کام کیا۔ مفصل ہدایات دے دی گئیں۔ محترم چوہدری صاحب نے رستہ میں آتے ہوئے تحریک فرمائی کہ ہمارے اراکین انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس میں اضافہ کیلئے کم از کم دو سو فرینک یا ایک ہزار روپیہ دیں ہم ۵ نے جو ساتھ تھے اس تحریک کو قبول کیا اور جنیوا میں احباب کو تحریک کی گئی۔ احباب نے خوشی سے حصہ لیا ہمارے رستہ کے گائیڈ محترم مرزا خلیل احمد صاحب نے یہ تحریک سنی تو بتایا کہ گو وہ اپنے والد مرحوم مرزا گلزار حسین صاحب کی طرف سے قبل ازیں اس مد میں ۲۵۰ فرینک ادا کر چکے ہیں مگر وہ خوشی سے اب مزید اس قدر رقم ان کی طرف سے دیدینگے۔ ہمارے غانین بھائی کی پہلی قسط موصول بھی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے سفر کو کامیاب فرمایا اور ہم بخیریت زیورک واپس پہنچے

ہمارے معزز مہمان محترم چوہدری صاحب نے ۱۷ رمئی صبح آٹھ بجے ہیگ کو روانہ ہونا تھا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت حق کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ تشکیش

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے ۱۵ تا ۳۰ مئی ۱۹۸۱ء حسب ذیل چھ ضلعوں کا دورہ فرمایا۔ روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقررہ فرمودہ ٹارگٹ بقدر ۸ لاکھ روپیہ میں دس ہزار روپیہ کی کمی کی تھی۔ حضور انور کی دعائیں لے کر دورہ شروع کیا گیا۔

(۱) فیصل آباد (۲) ساہیوال (۳) بہاول نگر (۴) بہاول پور (۵) مظفر گڑھ (۶) ملتان

خدا تعالیٰ کے فضل سے ان ۶ ضلاع میں حسب ذیل پندرہ مقامات پر اجلاس منعقد کروائے گئے۔ اور مالی قربانیوں کے علاوہ تربیت اور تبلیغ کے سامان بھی پیدا ہوئے

(۱) مسجد فضل فیصل آباد (۲) پیپلز کالونی (۳) کریم نگر (۴) گوجرہ (۵) ٹوبہ ٹیک سنگھ (۶) ساہیوال (۷) اوکاڑہ (۸) بہاول نگر (۹) ڈاہر الوالہ (۱۰) بہاول پور (۱۱) مظفر گڑھ (۱۲) یتیم (۱۳) گلگشت کالونی ملتان (۱۴) کھاد فیکٹری ملتان (۱۵) ملتان شہر۔

۲۔ تربیتی اجلاس

ان تربیتی اجلاسوں میں شریک ہونے والوں کی مجموعی تعداد دو ہزار سے زائد افراد پر مشتمل رہی۔ جن میں سے ۳۱ غیر از جماعت افراد تھے۔ ان میں کالجوں کے طلباء، وکلاء اور تاجر حضرات بھی تھے۔ طلباء کا طبقہ خصوصاً بہت متاثر ہوا اور ان کی بہت سی غلط فہمیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ہوئیں۔ مثلاً ملتان میں غیر از جماعت طلباء کا خیال تھا کہ ہماری تبلیغ صرف افریقہ میں غریبوں تک محدود ہے۔ مگر حضور انور کے عالمگیر دوروں اور سپین کی نئی مسجد کے سنگ بنیاد کے مناظر نے ان پر حقیقت واضح کر دی کہ ان کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح ان سے نجی ملاقاتوں میں وہ مزید مسائل بھی بیان کئے گئے۔ جن کی وضاحت انہوں نے چاہی۔ تصاویر کی نمائش سے کئی غیر از جماعت دوستوں کو ہمارا مرکز دیکھنے اور حضرت امام جماعت ایدہ اللہ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔

۳۔ خطبات جمعہ

اس دورہ میں پہلا خطبہ جمعہ فیصل آباد میں، دوسرا بہاولپور میں اور تیسرا ملتان میں پڑھایا۔ جس میں حضور انور کے خطبہ جات تحریک جدید کی روشنی میں جماعتوں کو تحریک جدید کی طرف بھرپور توجہ دلائی گئی۔ نیز مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں ممبران کو توجہ دلائی گئی۔ مخلصین نے حضور ایدہ اللہ کے ٹارگٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے وعدہ جات میں اضافہ کیا۔ الحمد للہ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے دورہ کے ایام میں ۶/۰ ہزار روپیہ کا اضافہ بھی ہو آیا اور مبلغ ۳۰/۰ روپیہ کی وصولی عمل میں آئی۔ الحمد للہ۔ جب مرکز میں واپس پہنچا تو چندہ تحریک جدید کے ٹارگٹ بقدر ۸ لاکھ روپیہ کے مقابل پر آمد بفضلہ تعالیٰ ۶/۰ ۱۱ روپے ہو چکی تھی۔

۴۔ دورہ میں انصار، خدام اور خواتین کی شمولیت کا جائزہ بھی لیا جاتا رہا۔ اس طرح مساعدت کی روح کے تحت ہر ذیلی تنظیم نے اپنے اپنے دائرہ میں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ اپنانے کا مظاہرہ کیا۔ نمایاں وعدوں کے پیش کرنے والوں میں ۱۵۔ انصار، خدام اور خواتین ہیں۔ ان کی فہرستیں الگ علیحدہ شامل پذیر ہو رہی ہیں۔

۵۔ مربیان کا تعاون

اس دورہ میں جن مربیان کا تعاون حاصل رہا۔ ان کے اسماء بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

(۱) مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان۔ (۲) مکرم مولوی ادریس احمد صاحب۔ (۳) مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد (۴) مکرم ناصر احمد صاحب قمر (۵) مکرم خالد احمد صاحب شمس (۶) مکرم مولوی امداد الرحمٰن صاحب بنگالی (۷) مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود

ڈاکٹر الذکر مربی ہمہ وقت مدد فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

۶۔ کار کی لفٹ

مندرجہ ذیل مخلصین نے کار کی لفٹ دے کر دورہ کو زیادہ کامیاب کرنے میں مدد دی ان کے اسماء بغرض دعا پیش ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم ملک حمید الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ مکرم رانا منور احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب۔ مکرم رانا محمد خان صاحب۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد صاحب (جو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی کار ڈرائیو کرتے ہیں) اور مکرم شیخ صلاح الدین صاحب جنہوں نے اپنی موٹر سائیکل وقف کئے رکھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۷۔ شدت گرما کے باوجود مخلصین جماعت اور بہبودیداران کرام کا تعاون ہمارے لئے ازدیاد ایمان و عمل کا باعث رہا۔ قارئین کرام سے جملہ مخلصین جماعت کے تعاون اور جذبۂ ایثار و قربانی کے پیش نظر ان کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید کارکن۔ کالعت مال اوّل)

رائے پور ضلع سیالکوٹ میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد

۲۹ مئی کو بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ تشریف لائے۔ اس موقع پر ضلع سیالکوٹ کے دور دراز کے علاقوں سے آنے والوں کی تعداد کم و بیش ۱۰۰ تھی۔ جن میں تین کے قریب غیر از جماعت شامل تھے۔ سب سے پہلے آپ نے اس حلقہ کی مجالس انصار اللہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ جماعت احمدیہ رائے پور کی طرف سے مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ جمعہ کے بعد ضلع سیالکوٹ کے کالج کے طلباء کو خطاب فرمایا۔ اس کے بعد ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت اور تعارف کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے غیر از جماعت احباب کی طرف سے کئے جانے والے بنیادی سوالات کے جوابات سے احباب کی تشفی فرمائی۔ یہ مجلس مذاکرہ چار بجے سے شروع ہو کر سات بجے تک جاری رہی۔ دعا کے بعد یہ مجلس برخواست ہوئی۔

(میر عبدالباسط مربی مقیم رائے پور)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ جیکب آباد کے ایک ہنگامی اجلاس میں مربی سلسلہ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا مرحوم نے یوں تو پاکستان سے لے کر جزائر فجی تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ مگر گذشتہ کچھ عرصہ سے ان کا جیکب آباد کے ساتھ خصوصی تعلق رہا۔ ہیڈ کوارٹر سکھر ہونے کی وجہ سے مولانا صاحب بار بار جیکب آباد تشریف لاتے رہے اور یہاں کی جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا۔ جماعت کے تمام بچے بوڑھے حضرت مولانا سے بے حد مانوس تھے۔ جب بھی مولانا صاحب تشریف لاتے۔ تمام جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی اور تمام چھوٹے بڑے آپ کی تقریر سننے کے لئے جمع ہو جاتے۔ آپ کا انداز بیان نہایت شگفتہ اور دلنشین تھا اور درمیان میں چھوٹے چھوٹے چٹکلے تقریر کو اور بھی دلچسپ بنا دیتے۔ اس لئے آپ کی تقریر شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنی جاتی۔

مرحوم مولانا کی شفقت اور محبت کو یاد کر کے ہر دل ملول اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد دست بدعا ہے کہ مولائے حقیقی آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ارشاد احمد شکیب صدر جماعت احمدیہ جیکب آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شارٹ ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال ۱۹۸۱ء کی فیس جمع کرا دی ہو بمطابق کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر وقت مقررہ پر دن کے بارہ بجے ٹھیکیداران یا ان کے نامزد نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے دفتر ہذا سے رجوع فرمائیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد کام	تاریخ وصولی ٹینڈر (دوپہر)
۱-	تعمیر پختہ سڑک۔ از رتا پور تا در یام براستہ ڈھڈر الجھا میل ۵ تا ۵۰ — ۷ (انڈر ایگریکلچر سیکٹر)	۳۳,۵۰,۰۰۰/-	۶۷,۰۰۰/-	۱۲ ماہ	۶ ۷/۸۱
۲-	ایضاً — میل ۵۰ — ۷ تا ۰۰ — ۱۵ گروپ نمبر II	۳۴,۰۰,۰۰۰/-	۶۸,۰۰۰/-	//	//
۳-	ایضاً — میل ۰۰ — ۱۵ تا ۵۰ — ۲۲ گروپ نمبر II	۳۴,۵۰,۰۰۰/-	۶۹,۰۰۰/-	//	//
۴-	تعمیر پختہ سڑک از سلانوالی تا بڑانہ لمبائی چھ میل (انڈر ایگریکلچر سیکٹر)	۲۸,۰۰,۰۰۰/-	۵۶,۰۰۰/-	//	//
۵-	تعمیر پختہ سڑک از سلانوالی تا چک نمبر ۱۶۱۔ این بی براستہ شاہ نکڈر۔ میل نمبر ۸/- تا ۱۲/- گروپ III	۱۸,۰۰,۰۰۰/-	۳۶,۰۰۰/-	دس ماہ	۴ ۷/۸۱
۶-	ایضاً میل نمبر ۱۲/- تا ۱۶/- گروپ نمبر IV	۱۸,۰۰,۰۰۰/-	۳۶,۰۰۰/-	//	//
۷-	ایضاً میل نمبر ۱۶/- تا ۱۸/- گروپ نمبر V	۱۱,۷۵,۰۰۰/-	۲۳,۰۰۰/-	چھ ماہ	//

نوٹ: (۱) ٹینڈر کی وصولی کے دن کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۲) فرم یا کمپنی کی صورت میں صرف انہی ٹھیکیداروں کو ٹینڈرز دیئے جائیں گے جن کے پاس فرم یا کمپنی کی طرف سے مختار نامہ اور شراکت نامہ میں ٹینڈرز لیتے وقت پیش کریں گے۔

(۳) گورنمنٹ کی منظور شدہ بینک کی ڈیپازٹ کال کے بغیر کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

مہتمم شاہرات
سرگودھا

(PL - ۴۷۷۷)

بقیہ صفحہ ۵

ہماری کوششوں کے باوجود انصار اللہ ھیگ ہالینڈ کے پروگرام میں تبدیلی کے لئے تیار نہ تھے کیونکہ اس شام انہوں نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

بس زیورک سٹیشن پر ہم نے اپنے دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ان کے دورہ کو بڑا کامیاب فرمائے۔ آمین۔

ہزاروں میل دور پردیس میں ایسے مخلص کا پانا جو خود تاریخ احمدیت کی ایک اہم کڑی ہوں جن کی آپ بیتی اس تاریخ کا ایک جزو ہو ایک غیر معمولی واقعہ ہے اس کا پیش آنا خوش نصیبی ہے اور یہ انمٹ نقوش چھوڑ جاتا ہے پس ہم اپنے معزز مہمان اور اپنی مرکزی مجلس انصار اللہ خصوصاً صدر محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی اس نوازش کے از حد ممنون ہیں

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے سب اداروں کو اپنے فضل سے کامیابی نوازے اور ہم سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت قیادت میں جلد اسلام کو یورپ بلکہ ساری دنیا میں غالب آتا دیکھیں

آمین

ضروری اعلان برائے اطفال و ناصرات

گرمیوں کی تعطیلات کے پیش نظر مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت عثمان غنیؓ" کی آخری تاریخ ۱۵ جون سے بڑھا کر ۱۵ جولائی کر دی گئی ہے

مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے اور اپنا مضمون جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالوحید کافی روز سے بیمار ہے۔ اس وقت وہ "سیون ڈے ہسپتال" کراچی میں داخل ہے۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ خدا اپنے فضل و کرم سے اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

ملک عبدالرشید انجم لیاقت میڈیکل کالج جامشورو (حیدرآباد)

(۲) میری بھانجی عزیزہ عائشہ نواز کا فیصل آباد منشی ہسپتال میں پیٹ کا بڑا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ عزیزہ کو معجزانہ طور پر صحت تندرستی والی لمبی زندگی عطا ہو اور اہل خاندان کی پریشانی دور ہو

(عبدالکریم کھوکھر محلہ دارالرحمت وسطی نمبر ۱۔ ربوہ)

(۳) بندہ کو کچھ عرصہ سے بعض پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ پریشانیاں دور کر کے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

(صالح محمد۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کے بھتیجے حمید احمد حمید واجد ہاؤس کی شادی کو دس سال بیت چکے ہیں لیکن ابھی تک اولاد سے محروم ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اولاد سے نوازے۔ نیز اس کے متبنیٰ کی ٹانگ حادثہ کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد عزیز سویٹ شاپ۔ گولبازار۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے داماد عزیزم محفوظ الرحمٰن ابن مکرم برادرم محمد منشی خان صاحب پٹواری مال۔ نارووال مختصر سی علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو بعمر ۲۷ سال اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عین عنفوان شباب میں عزیز کی اس طرح اچانک وفات سے ایک عظیم صدمہ دونوں خاندانوں کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ جس کی برداشت کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

مرحوم نہایت خوش مزاج، ملنسار اور نیک خادم دین تھا۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا اور خدام کے پروگراموں میں ہمہ تن جوش و خروش سے حصہ لیتا تھا۔ اُن کی وفات گردوں کی ایک مہلک مرض سے واقع ہوئی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(چوہدری محمد شریف احمد
صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا، وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کرے گی۔

۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے۔ وہ ان کی فہرست مجھے بھجوائیں گی۔"

مکرم نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

یورپ اور انگلستان کی مجالس کا دورہ مکمل کر کے امریکہ پہنچ گئے

دورہ کی کامیاب تکمیل کیلئے درخواست دعا

از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ خدا کے فضل سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یورپ اور انگلستان کی مختلف مجالس کی تشکیل و تنظیم کے کامیاب دورہ کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہر نیویارک مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۱ء کو بخیریت پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ

تمام ممبران مجالس سے درخواست ہے کہ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے بقیہ پروگرام کے بارہ میں بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں خیر و برکت کے ساتھ کامیاب و کامران فرمائے آمین ثم آمین

تعلیم القرآن

اور

انصار اللہ کی دو ذمہ داریاں

"انصار اللہ کو آج میں کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے۔ اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جس کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دو ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہوں۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

فدیۃ الصیام اور نظارت خدمت درویشاں

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۹ جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مومن بندے اپنی زندگی میں پھر ایک بار حکم خداوندی کے تحت روزے رکھ کر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہوئے اس کا تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرتے ہوئے اپنے دل کو مہبط انوار الٰہی بنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں مسلمان مرد و عورت کو حکم دیتے ہیں کہ جو شخص (عاقل، بالغ اور صحت مند) اس مبارک مہینے کو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔ البتہ جو ان دنوں میں بیمار یا سفر پر ہو۔ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔ اور وہ افراد جن کی طاقت قریباً ضائع ہو گئی ہو۔ یا کسی دیگر حقیقی معذوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیا کرے۔

ایسے اصحاب جنہیں خداوند تعالیٰ نے کشائش رزق سے نوازا ہے۔ وہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ان ایام میں بطور فدیہ روزانہ ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اس نیک عمل میں کسی جہت سے اگر کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو وہ اس زائد نیکی کے عوض پوری ہو سکے فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

فدیہ رمضان کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے ہاں جس قسم اور معیار کا کھانا کھاتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرے۔

پس ایسے بھائی اور بہنیں جو نظارت خدمت درویشان کے ذریعہ فدیۃ الصیام مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمت درویشاں کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بروقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔ (نظارت خدمت درویشاں)

اعلان نکاح و رخصتانہ

مکرم و محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ فریدہ ناصرہ سلمہا کا نکاح ۲۲ مئی ۱۹۸۱ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کوئٹہ میں ہمراہ عزیزم نعیم احمد صاحب انجینئر ابن مکرم محمد یٰسین صاحب آف گلشن اقبال کراچی پڑھا۔ رخصتی کی دعا بھی مکرم جناب امیر صاحب موصوف نے ازراہ شفقت جمعہ کے ہی دن بعد نماز مغرب خاکسار کی رہائش گاہ واقعہ پارٹ روڈ کوئٹہ پر فرمائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت و غیر از جماعت نے شرکت فرمائی۔

بارات دوسرے روز ۲۳ مئی بروز ہفتہ واپس کراچی پہنچ گئی۔ ولیمہ کا اہتمام مورخہ ۲۵ مئی کو محترم محمد یٰسین صاحب کی طرف سے پی۔ ایل۔ ایف آفیسرز میس ڈرگ روڈ کراچی میں ہوا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

مرزا منور بیگ آڈیٹر جماعت احمدیہ کوئٹہ

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی ملک عبد المجید صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں پتے کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

ملک عبد المجید، ملک عبد الرب
دار الرحمت غربی ربوہ

نظام منجن
دانتوں کی مضبوطی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴